بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۳۶ | جمعرات ۲۹ صفر المظفر ۱۴۰۳ھ ہجری ۱۶ فتح ۱۳۶۱ ہش ۱۶ دسمبر ۱۹۸۲ء | نمبر ۲۸۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۵ فتح / دسمبر حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ

"کل شام بلڈ پریشر اچانک بڑھ جانے سے طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی اب طبیعت میں معمولی بہتری ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور دلی التزام کیساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ عطا کرے اور آپ کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احبابِ جماعت میں بیداری کی نئی لہر

امامِ ہمام کی آواز پر ۵۰ فیصد یا اس سے زائد اضافہ کیساتھ بجٹ ارسال کرنیوالی جماعتوں کی تیسری فہرست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ایک نیا ولولہ اور جوش دیکھنے میں آ رہا ہے۔ بہت سی جماعتوں کی طرف سالِ رواں کے بجٹ گذشتہ سال کی نسبت ۵۰ فیصد سے زائد اضافہ کے ساتھ موصول ہو رہے ہیں۔ الحمد للہ تعالیٰ۔ ایسی جماعتوں کی تیسری فہرست بغرضِ دعا شائع کی جا رہی ہے۔

۱۔ تولیکی کامونکی ضلع گوجرانوالہ ✦ ۲۔ بھڑی شاہ رحمٰن ضلع گوجرانوالہ ✦ ۳۔ گوٹریانوالہ ضلع گجرات
۴۔ نسو والی سوہل ضلع گجرات ✦ ۵۔ نصیرہ ضلع گجرات ✦ ۶۔ پنڈ دادنخاں ضلع جہلم
۷۔ چٹی دند ضلع جہلم ✦ ۸۔ بھنبھہ ضلع لاہور ✦ ۹۔ شمس آباد ضلع قصور
۱۰۔ ٹیکسلا ضلع پنڈی ✦ ۱۱۔ ریلوے کیریج فیکٹری ضلع اسلام آباد ✦ ۱۲۔ ہری پور ہزارہ ضلع ہزارہ
۱۳۔ گوٹھ گوندل ضلع حیدرآباد ✦ ۱۴۔ ٹنڈو جام ضلع حیدرآباد ✦ ۱۵۔ احمد آباد سٹیٹ ضلع تھرپارکر
۱۶۔ نوکوٹ ضلع تھرپارکر ✦

امید ہے تمام مخلص احباب دیگر دوستوں اور آئندہ نسلوں کے لیے مالی قربانی کی نہایت قابلِ رشک اور ارفع و اعلیٰ مثال قائم کرینگے تا ہمارا معیار قربانی ہر قدم پر بلند سے بلند تر ہوتا چلا جائے۔

صدر صاحبان اور سیکرٹریانِ مال اپنی اپنی جماعتوں کی نگرانی فرمائیں۔ تا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کی روشنی میں تمام احباب کی صحیح آمد کے مطابق باشرح بجٹ بنایا جائے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

جماعت احمدیہ اونڈو سٹیٹ (نائیجیریا) کی پہلی تربیتی کلاس

چیف امام کورے اور کمشنر آف ایجوکیشن کی جانب سے جماعت احمدیہ کی علمی خدمات کا اعتراف

مکرم صفی الرحمان صاحب خورشید مبلغ مقیم اکارے نائیجیریا اطلاع دیتے ہیں کہ تیئیس سے اٹھائیس اگست تک جماعت اونڈو کی تربیتی کلاس مسلم کالج اکورے میں منعقد ہوئی۔ اونڈو سٹیٹ میں یہ پہلی تربیتی کلاس تھی۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔

افتتاحی اجلاس اس کا افتتاح تیئیس اگست ۴ بجے شام منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت سٹیٹ کے نائب چیئرمین جناب ڈاکٹر ادریس صاحب نے کی جبکہ مہمانِ خصوصی جناب کمشنر آف ایجوکیشن (وزیر تعلیم) اونڈو سٹیٹ تھے کمشنر صاحب بوجہ مجبوری شامل نہ ہو سکے ان کی تقریر ان کی نمائندہ مسز اگویوڈے صاحبہ نے پڑھی۔

محترم احمد باگینڈے صاحب سیکرٹری اونڈو مشن نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ تعلیم کے میدان میں ترقی کروانا جماعت احمدیہ کا نصب العین ہے جماعت نے اس قسم کی کلاسز ملک کے مختلف حصوں میں شروع کی ہیں اس سے بچوں کو گھر کے قریب تعلیم مل سکے گی۔ انشاء اللہ آئندہ ہر سال اس قسم کی کلاسز منعقد کی جائیں گی۔

استقبالیہ ایڈریس کے بعد نمائندہ کمشنر نے کمشنر کی تقریر پڑھی جس میں انہوں نے مشن کو گذشتہ دنوں میں شاندار اور کامیاب قرآنی تراجم کی نمائش کی مبارکباد دی تھی۔ قرآن مجید کے تراجم کی نمائش کے بعد اتنی جلد کلاس کا انعقاد بہت بڑی کامیابی ہے۔ یہ کلاس بچوں کی اخلاقی، روحانی ترقی اور سوشل تعلقات کے لئے بڑی اہم اور مفید ثابت ہوگی۔ اس سے نوجوان روحانی، جسمانی اور دماغی طور پر اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر ملک و قوم کے لئے مفید وجود بن سکتے ہیں۔

نمائندہ کمشنر کی تقریر کے بعد محترم الحاج قاسم اکورڈے صاحب چیف امام اکورے نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کو مبارکباد دی کہ جماعت احمدیہ ہی ایسی واحد مسلم تنظیم ہے جو بچوں کی بہبود کے لئے اس قسم کے کورسز منعقد کرتی ہے۔ اور اس طرح انہیں اسلام کی تعلیم سے روشناس کر کے بے راہ روی سے بچاتی ہے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے کردار کی تعریف کی کہ وہ ہر ممکن تعاون کر کے مذہبی تعلیم کی ترویج دے رہی ہے۔

اس کلاس میں تین معیار تھے معیار اول میں سیکنڈری سکولز کی کلاسز کے بعد دوسرے تمام طلبا شامل کئے گئے۔

معیار دوم میں سیکنڈری سکولز کی کلاسز شامل تھیں جس کے نگران محترم الفا گبوا صاحب تھے۔ معیار سوم۔ پرائمری سکول کی کلاسز پر مشتمل تھا اور اس کے نگران محترم جمیل باڈا صاحب تھے۔ یہ کلاس ایک ہفتہ تک جاری رہی۔ سارا دن یکے بعد دیگرے اساتذہ تقریر کرتے۔ نوٹس لکھواتے اس کورس کے دوران نماز تہجد پنجوقتہ نماز باجماعت ادا کی جاتی۔ کھیلوں اور وقارِ عمل کا پروگرام بھی باقاعدگی سے جاری رہا۔ مغرب و عشاء کے بعد درس حدیث دیا جاتا اور عام دینی اور فقہی مسائل سکھائے جاتے۔

کلاس کے افتتاحی اجلاس کی مہمانِ خصوصی محترمہ مسعود ڈائسن صاحب تھیں۔ انہوں نے امتیازی حیثیت حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات میں انعامات تقسیم کئے۔ اس اجلاس کی صدارت عبدالرزاق صاحب کانجو آف آبادان مشن نے فرمائی۔ اس کلاس میں ایک سو انتیس طلبا اور طالبات نے شرکت کی۔

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ

جملہ ناظمین و معاونین جلسہ سالانہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ مہربانی فرما کر ۲۲ دسمبر ۱۹۸۲ء بروز بدھ بوقت ۳ بجے شام احاطہ دفتر جلسہ سالانہ میں تشریف لے آئیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ انتظامات جلسہ سالانہ کا معائنہ ہوگا۔

(افسر جلسہ سالانہ)

انتہائی ضروری گزارش

جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب سے گزارش ہے کہ وہ موسم کے مطابق اپنا بستر اپنے ساتھ لانا نہ بھولیں۔ اپنا بستر ساتھ لانے کی تاکید حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے خود بھی فرمائی ہے۔ حضور اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء میں فرماتے ہیں:

"اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لا دیں"

(افسر جلسہ سالانہ)

وقفِ جدید دفتر اطفال کے ضمن میں

مندرجہ ذیل اضلاع و مجالس نے فوری طور مرکزی ہدایات کے موافق کام شروع کر کے مرکز کو اطلاعات بھجوا کر قابلِ تقلید نمونہ چھوڑا ہے اللہ تعالیٰ ان کے جملہ کارکنوں کے اخلاص میں اور برکت دے۔

اضلاع: لاہور، نواب شاہ، حیدرآباد، گوجرانوالہ، خیرپور۔ مجلس اورنگی ٹاؤن کراچی۔

(سیکرٹری وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد دہلوی ۔ سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا عشقِ قرآن اور آپ کے بیان فرمودہ

قرآنی معارف

مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم اے
مربی سلسلہ احمدیہ۔ سابق مبلغ جزائر فجی

قرآن کریم کی آیت :-

ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ

(سورۃ جمعہ آیت ۳)

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم کارنامے کا ذکر کیا گیا ہے کہ آپ نے صحابہ کرامؓ کو قرآنی علوم اور قرآنی حقائق و معارف سے مستفیض فرمایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظلیت میں اور آپ کی برکت سے اسلام کی بعثتِ اولیٰ و بعثتِ ثانیہ میں خلفاء کرام کو بھی اللہ تعالیٰ نے قرآنی حقائق و معارف سے نوازا۔ سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کو جو حافظِ قرآن و عاشقِ قرآن تھے اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو اور آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقامِ قرب سے نوازے) کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و احسان سے قرآنی علوم اور قرآنی حقائق و معارف سے ایک وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔ آپ نے اپنے سترہ سالہ دورِ خلافت میں حدیث رسولؐ :-

لو کان الایمان معلقاً
بالثریا لنالہ رجل او
رجال من فارس

(بخاری و مشکوٰۃ کتاب التفسیر سورۃ جمعہ)

کے عین مطابق اندرونِ ملک وقفِ عارضی اور تعلیم القرآن کی سکیموں کے ذریعہ اور بیرونِ ملک قرآن کریم کی وسیع اشاعت کے مختلف منصوبوں کے ذریعہ اور اپنے خطبات و تقاریر میں قرآنی معارف و حقائق بیان فرما کر زندہ خدا کی زندہ کتاب قرآن کریم پر زندہ ایمان پیدا کر دکھایا اور لاکھوں لوگوں کو قرآن کریم کا عاشق و متوالا بنا دیا ہے۔

۱۹۶۴ء کی بات ہے کہ حضور ابھی مقامِ خلافت پر فائز نہ تھے۔ کراچی تشریف لائے خاکسار نے چند احباب کی معیت میں کراچی چھاؤنی کے ریلوے اسٹیشن پر آپ کا استقبال کیا۔ آپ جب گاڑی کے کمرہ سے باہر تشریف لائے تو آپ کے ایک ہاتھ میں قرآن کریم کا ترجمہ تفسیر صغیر تھا اور دوسرے ہاتھ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک کتاب تھی جو خاکسار نے لے کر اٹھا لیں۔ اس چھوٹی سی بات نے آپ کی سیرت کے بارے میں میرے دل پر گہرا اثر ڈالا۔ میں نے محسوس کیا آپ قرآن کریم اور سیدنا حضرت اقدس کی کتب کے عاشق اور فدائی ہیں۔ بعد میں جب آپ مشیت ایزدی سے منصبِ خلافت پر سرفراز ہوئے تو آپ کی سیرت کا یہ پہلو نمایاں ہو کر سامنے آیا۔ چنانچہ بار بار آپ نے اپنی تقاریر اور خطبات میں اس امر پر روشنی ڈالی کہ ہماری روحانی زندگی قرآن کریم کے ساتھ وابستہ ہے اور قرآنِ کریم کی بہترین تفسیر و تشریح اس زمانہ میں سیدنا حضرت اقدس کی کتب اور ملفوظات میں بیان ہوئی ہے اسی امر کے پیشِ نظر قرآن کریم کی بہترین تفسیر جاننے کے لئے اور قرآنی انوار سے خود کو منور کرنے کے لئے مربیانِ سلسلہ، معلمین اور احباب جماعت کو اپنے سترہ سالہ دورِ خلافت میں بار بار اپنی تقاریر و ہدایات میں آپ سیدنا حضرت اقدس ... کی کتب اور ملفوظات کے بکثرت اور بار بار پڑھنے اور پڑھانے کی تلقین فرماتے رہے

تفسیر القرآن

عشقِ قرآن میں قرآن کریم کی تفسیر بیان کرتے ہوئے آپ کا یہ طریق نہایت ہی پیارا رہا ہے کہ آپ عموماً امام آخر الزمان سیدنا حضرت اقدس ... کے بیان فرمودہ ارشادات میں ہی قرآنی حقائق و معارف کو بیان فرماتے رہے آپ نے سیدنا حضرت اقدس کی تمام کتب اور ملفوظات میں سے قرآنی آیات کی تفسیر و تشریح کو مرتب و مدوّن کروا کر اور اُسے خاص اہتمام سے شائع کروا کر ایک عظیم سنہری کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ چنانچہ تفسیر القرآن از کتب سیدنا حضرت اقدس کی کئی جلدیں شائع ہو چکی ہیں مزید زیرِ اشاعت ہیں ان شائع شدہ جلدوں میں سے سورۃ فاتحہ کی تفسیر پر مشتمل ایک جلد ۱۹۷۴ء کے ہنگاموں میں خاکسار نے ایک غیر از جماعت مولوی صاحب کو مطالعہ کے لئے دی۔ جسے مطالعہ کر کے اس عالم نے بے اختیار کہا کہ آپ نے ہمیں مسائل میں الجھا دیا ہے، حضرت اقدس مرزا صاحب اس اس ٹھوس عظیم خدمت قرآنی کو ہمارے سامنے کیوں پیش نہیں کیا جس میں اسلام، قرآنِ کریم اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن فضائل اور خوبیوں کو نہایت احسن اور دلنشین انداز میں بیان کیا گیا ہے!

یہ حقیقت ہے کہ جو شخص تعصب سے خالی ہو کر سیدنا حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہزاروں ہزار بار آپ پر سلامتی اور رحمت نازل ہو) کے بیان فرمودہ قرآنی معارف و حقائق کا مطالعہ کرے گا وہ شخص آپ کا عاشق ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اگر کوئی شخص آپ کی بیان فرمودہ قرآن کریم کی صرف ایک ہی آیت

بلیٰ من اسلم وجھہ
للہ و ھو محسن فلہ
اجرہ عند ربہ فلا خوف
علیھم ولا ھم یحزنون

(سورۃ بقرہ ۱۱۳)

اور سورۃ المومنون کی ابتدائی پندرہ آیات کی تفسیر کو ہی پڑھے تو وہ آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ امام آخر الزمان کی بیان فرمودہ تفسیرِ قرآن دیگر تفاسیر کے مقابلہ میں ایک علیحدہ حیثیت رکھتی ہے اور واقعی ایک بے نظیر تفسیر ہے اس لحاظ سے سیدنا حضرت اقدس ... کی تمام کتب و ملفوظات میں سے قرآنی آیات کی تفسیر و تشریح کو کئی جلدوں میں مرتب و مدوّن کروا کر اور انہیں خاص اہتمام سے شائع فرما کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ایک عظیم سنہری کارنامہ سرانجام دیا ہے اور اس تفسیر قرآن کی اشاعت سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دل میں قرآنی عشق و فدائیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ لاریب قرآن کریم کے عاشق تھے اور آپ کے نزدیک اس زمانہ ہی قرآن کریم کی بہترین تفسیر و تشریح سیدنا حضرت اقدس امام آخر الزمان کی کتب و ملفوظات میں بیان ہوئی۔ خدا کرے کہ ہم اس روحانی خزانہ سے واقف ہو کر اس کی قدر کر سکیں اور اس کا بار بار مطالعہ کر کے خود کو قرآنی انوار سے منور کر سکیں۔

وفی ذلک فلیتنافس
المتنافسون

آپ کے بیان فرمودہ قرآنی معارف

قرآن کریم خدا تعالیٰ کا پاک کلام ہے۔ اس کے حقائق و معارف قرآن کریم کی آیت

لا یمسہٗ الا المطھرون

(سورۃ واقعہ آیت ۷۹)

کے مطابق صرف انہی لوگوں پر ظاہر کئے جاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے نزدیک مطہر اور پاک ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عظیم روحانی فرزند کی ظلیت میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کو بھی قرآنی علوم اور قرآنی حقائق و معارف کا جو ایک وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔ اس میں سے مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر چند حقائق و معارف کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے

وحدتِ اقوامِ عالم کا نظریہ

مقامِ خلافت پر فائز ہونے سے قبل خاکسار نے آپ کی زبانِ مبارک سے ہی قرآنی آیات :-

و اذا النفوس زوّجت

(سورۃ تکویر آیت ۸) اور

فجمعنٰھم جمعا

(سورۃ کہف آیت ۱۰۰)

کی تفسیر و تشریح میں وحدتِ اقوامِ عالم کا نظریہ دورِ جدید کے حالات کی روشنی میں سیکھا جسے خاکسار نے جزائر فجی کے ریڈیو پر اور اندرونِ ملک مختلف جلسوں میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔

قرآن کریم کی آیت :-

ولتنظر نفس ما قدمت لغد

(سورہ حشر آیت ۱۹)

کی تشریح میں اسلامی انشورنس کا نیا نکتہ معرفت خاکسار نے آپ ہی کی زبانِ معرفت بیان سے جلسہ سالانہ کی ایک تقریر میں سنا۔

قرآن کریم کی آیت :-

اکلھا دائم و ظلھا

(سورۂ رعد آیت ۳۶)

کی تفسیر و تشریح میں یہ نکتہ معرفت آپ نے ہی بیان فرمایا ہے کہ زراعت کی ترقی کے لئے باغاتِ جنت کی مشابہت میں ایسے باغات لگانے چاہئیں جن میں مختلف موسموں میں پھل دینے والے درخت لگائے جائیں تا ہمارے باغات بھی سدا بہار ہوں اور اس طرح زراعت کے شعبہ کو مزید ترقی حاصل ہو۔

جب آپ مقامِ خلافت پر ۹ نومبر ۱۹۶۵ء کو مشیت ایزدی سے فائز ہوئے تو پھر تو قرآنی معارف کا ایک دریا آپ کے ذریعہ سے جاری ہوا فتنوں سے محفوظ رہنے اور ہمیشہ ایمان پر قائم رہنے کے لئے آپ نے سورۂ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کو یاد کرنے اور سمجھ کر پڑھتے رہنے کی تلقین فرمائی اور الٰہی افضال و برکات کو حاصل کرنے کے لئے قرآنی دعا :-

ربّ انّی لما انزلت الیّ
من خیر فقیر

(سورۃ قصص آیت ۲۵)

کو پڑھنے کی تلقین فرماتے رہے یہ دعا آپ کی محبوب دعا تھی۔

توحید خالص

قرآن کریم کی آخری تین سورتوں کی تفسیر بیان کرتے ہوئے "توحید خالص" کا مضمون بالکل ایک نئے انداز میں بیان کر کے بجز خدا کے کسی اور کو خدا نہ ماننے اور بجز خدا کے کسی سے نہ ڈرنے اور محض خدا کے سامنے سر جھکانے کا زریں سبق ہمیں یاد کرایا اور اس زریں سبق کو آپ نے اپنے دورِ خلافت کے آخری حصہ میں لا الٰہ الا اللہ کے ورد کرتے رہنے سے دہرایا اور مشکل سے مشکل ترین حالات میں بھی آپ نے اسی زریں تعلیم پر عمل کر کے دکھایا اور اس امر کی تلقین جماعت کو بھی کی جس پر آپ کی قیادت میں جماعت نے کمال استقامت کا نمونہ دکھایا۔ جس پر ۱۹۷۴ء میں مخالفین نے بے اختیار کہا کہ آپ کی قیادت کی داد دینی پڑتی ہے کہ شدید ترین مشکل حالات میں بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے افراد نے کمال صبر و استقامت کا نمونہ دکھایا ہے۔

تقویٰ کے لطیف معنی

قرآن کریم کی آیات اتقوا اللہ میں تقویٰ کے یہ لطیف معنی آپ نے بیان فرمائے ہیں کہ تقویٰ کا تعلق قرآن کریم کے سات سو احکام کے ساتھ ہے یعنی نماز پڑھو تو تقویٰ مدنظر ہو، زکوٰۃ دو اور حج کرو تو تقویٰ مدنظر ہو اور تقویٰ یہ ہے کہ ہماری تمام تر نیکیاں اور عبادات لوگوں کی واہ واہ اور ریا کے لئے نہ ہوں بلکہ محض خالصتاً اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور پیار کو حاصل کرنے کے لئے ہوں اور حدیث رسول ؐ کے مطابق ہماری تمام تر نیکیاں اور عبادات نہ جہنم کے خوف سے ہوں اور نہ جنت کی لالچ سے بلکہ محض اور محض لوجہ اللہ اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور پیار کو حاصل کرنے کے لئے ہوں جس کے لئے عاجزانہ راہوں کو اختیار کرنا نہایت درجہ ضروری ہے۔ اس قیمتی سبق کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے "تین اہم امور" نامی خطبات میں نہایت مؤثر انداز میں بیان فرمایا ہے جو بار بار پڑھنے کے لائق ہے۔

شہد میں شفا

قرآن کریم کی آیت:

فیہ شفاء للناس

(سورۃ نحل آیت ۷۰)

میں اللہ تعالیٰ نے شہد کو شفا قرار دیا ہے اس کی تشریح و تفسیر میں یہ نکتہ معرفت حضور نے بار بار بیان فرمایا کہ شہد سے بہترین شفا تبھی حاصل ہو سکتی ہے جبکہ شہد کی مکھیوں کے ذریعہ خاص قسم کے پودوں، پھولوں اور بوٹیوں کا وہ رس لیا گیا ہو جو کسی خاص بیماری کے علاج کے لئے مفید ہوں۔ یہ نکتہ معرفت بیان فرما کر آپ نے شہد کی مکھیوں کے بارے میں تحقیقات کا ایک نیا اور وسیع باب کھولا ہے

کتاب مکنون

قرآن کریم کی سورۃ مائدہ کی آیت ۱۶ میں کتاب مبین اور سورہ واقعہ کی آیت ۷۹ میں کتاب مکنون

لا یمسہ الا المطھرون

میں قرآن کریم کو کتاب مکنون بیان کیا گیا ہے۔ اس کی تشریح میں یہ نکتہ آپ بیان فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں قیامت تک کے لئے بنی نوع انسان کے مسائل بیان کئے گئے ہیں کتاب مکنون کے لفظ میں گویا یہ پیشگوئی بیان کی گئی ہے کہ زمانہ کے گذرنے پر اور حالات کے بدلنے پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والے مطہرین کے ذریعہ قرآن کریم کے حقائق و معارف ظاہر ہوتے چلے جائیں گے اس لحاظ سے ہر زمانہ میں جس قدر امور درکار ہوں گے ہر صدی کے سر پر خدا کی طرف سے ظاہر ہونے والے مطہرین پر ان مسائل کا حل بیان کیا جا چکا ہوگا اس لحاظ سے قرآن کریم کتاب مبین ہے اور جس قدر مسائل کا حل ابھی زمانہ کے گذرنے پر اور حالات کے بدلنے پر مطہرین کے ذریعہ بیان کیا جائے گا۔ وہ حصہ کتاب مکنون ہے! یہ نکتہ معرفت بیان فرما کر آپ نے قرآن کریم کو معارف و حقائق کا وسیع خزانہ قرار دیا اور فرمایا کہ یہ حقائق و معارف ظاہری زمین کے نئے سے نئے خزانوں کی طرح نکلتے چلے جائیں گے اور اس زمانہ میں نئے سے نئے حقائق و معارف قرآنیہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس امام آخر الزمان اور آپ کے خلفاء کے ذریعہ ظاہر فرمائے ہیں اور آئندہ بھی حقائق و معارف کا سلسلہ بند نہیں ہوگا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے پاک اور مطہرین اور اولیاء امت کے ذریعہ قرآن کریم کے حقائق و معارف ظاہر ہوتے چلے جائیں گے۔

کمیونزم کے مقابلہ میں اسلام کا بہترین نظام حیات

قرآن کریم کی آیت:

الیوم اکملت لکم دینکم
و اتممت علیکم نعمتی
و رضیت لکم
الاسلام دینا۔

(سورۃ مائدہ آیت ۴)

کی تفسیر و تشریح میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے بار بار اپنی تقاریر اور خطبات میں دین اسلام کو تمام ادیان اور ازم کے مقابلہ میں اکمل دین اور بہترین نظام حیات ثابت کر دکھایا ہے اس زمانہ میں بعض لوگ سوشلزم اور کمیونزم کے فتنہ سے متاثر ہو کر یہ سمجھتے ہیں کہ دور جدید میں اقتصادی مسائل کا حل اسلام کی بجائے سوشلزم اور کمیونزم میں ہے۔

حضور نے اس بات کو وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ کمیونزم کی سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ کمیونزم ایک انسان کو محض ایک جانور کا مقام دیتا ہے جبکہ اسلام ایک انسان کو اس کی اور استعدادوں کو کمال رنگ میں نشوونما دے کر باخلاق انسان، باخدا انسان اور خدا نما انسان بنا دیتا ہے گویا اسلام کا بہترین نظام ایک انسان کو فرش سے اٹھا کر عرش پر پہنچا دیتا ہے اور اسے مظہر خدا اور خلیفۃ اللہ بنا دیتا ہے

اس امر کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا جس طرح ایک "جانور" کے لئے اسکی کھرلی میں اس کے چارے کا انتظام کیا جاتا ہے، اس کے رہنے کے لئے اصطبل بنایا جاتا ہے اور سردیوں میں اس کے اوپر جھل ڈال دیا جاتا ہے اور اس کے بیمار ہونے پر اس کے لئے وٹرنری ہسپتال پہنچانے کا انتظام کیا جاتا ہے اسی طرح کمیونزم میں ایک "انسان" کے لئے بھی روٹی، کپڑا، مکان، علاج تعلیم اور اس کی تفریح طبع کے لئے سینما، کلب اور شراب کا تو انتظام کیا جاتا ہے مگر اس کی ذہنی صلاحیتوں، اس کی ذہنی اور فکری آزادی، اس کی فطری عائلی محبت اور اس کے اخلاقی تقاضوں اور خدا تعالیٰ سے پیار اور مذہبی تقاضوں کو پورا کرنے کا کوئی خیال نہیں رکھا گیا۔ حالانکہ ایک "انسان" کو خدا تعالیٰ نے ایک "جانور" سے بڑھ کر جو ذہن اور قابلیت عطا کی ہے۔ اس کا تقاضا ہے کہ اس کی ذہنی قابلیتوں پر اسے اس کا صلہ ملنا چاہیئے اور اس کے اخلاقی اور مذہبی تقاضوں کے کمال نشوونما کا بھی خیال رکھا جائے مگر کمیونزم میں انسان کی ذہنی ترقی، اخلاقی ترقی، اور روحانی ترقی کے تقاضوں کا قطعاً خیال نہیں رکھا گیا۔ گویا غیر معمولی ترقی کرنے والے باصلاحیت انسان کو کمیونزم میں ایک "جانور" کا مقام دیا گیا ہے!!

کمیونزم میں یہ نعرہ تو لگایا گیا:۔

TO EACH ACCORDING TO HIS NEEDS

مگر NEEDS کی کوئی تعریف نہیں کی گئی اس کے مقابلہ میں صرف اسلام اور قرآن کریم ہی ہے جس نے انسان کی جملہ ضروریات NEEDS کی تعریف ہے اسلام اور قرآن کریم کے نزدیک ہر انسان کے چار بنیادی تقاضے ہیں یعنی ہر انسان یہ چاہتا ہے کہ اس کی جسمانی ترقی کے سامان اسے حاصل ہوں اس کی ذہنی ترقی کے سامان اسے حاصل ہوں۔ اس کی اخلاقی ترقی کے سامان اسے میسر ہوں اور اس کی مذہبی اور روحانی ترقی کے سامان

اسے مہیا ہوں۔ یہ ہر انسان کے طبعی تقاضے ہیں۔ اسلام ان چاروں تقاضوں کے کمال نشوونما کا حق ہر انسان کو دیتا ہے مگر کمیونزم انسان کی جسمانی ترقی کے لئے روٹی کپڑا، مکان، علاج اور تعلیم کا تو خیال رکھتا ہے مگر انسان کی ذہنی ترقی کی بناء پر اسے فکری آزادی کا حق نہیں دیتا اور ذہنی قابلیت کی بناء پر اسے مناسب صلہ بھی دینے کو تیار نہیں۔

اخلاقی ترقی اور روحانی ترقی کا تو کمیونزم میں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جبکہ اسلام اور قرآن کریم کا بہترین نظام ہر انسان کو اس کے چاروں طبعی تقاضوں کو پورا کرنے اور ان کے کمال نشوونما کا ہر شخص کو "حق" دیتا ہے یعنی ہر انسان کا یہ "حق" ہے اس پر کسی کا احسان نہیں اسلام ہر شخص کو یہ "حق" دیتا ہے کہ اس کی صلاحیتوں کے مطابق اس کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی استعدادوں کو انتہائی نقطۂ عروج تک پہنچانے کے لئے اسے جن حالات اور جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ ماحول اور وہ چیزیں اسے مہیا کی جائیں۔

اس لحاظ سے اسلام کا بہترین نظام ایک انسان کو محض "جانور" کا مقام نہیں دیتا بلکہ ایک انسان کو اس کی استعداد کے مطابق اسکی جسمانی ترقی کے علاوہ اس کی ذہنی، اخلاقی اور روحانی ترقی کے سامان مہیا کر کے اسے کمال ترقی کے مقام تک پہنچاتا ہے اسلام کے اس آئیڈیل (IDEAL) اور اعلیٰ ترین نظام حیات کے مقابلہ میں کمیونزم اور سوشلزم کی کوئی حیثیت نہیں سوشلزم اور کمیونزم کا نظام ایک انسان کو انسانیت سے گرا کر محض ایک "جانور" کا مقام دیتا ہے۔ جبکہ اسلام، قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لازوال پیغام ایک انسان کو انسانیت کا نہایت بلند ترین مقام عطا کرتا ہے اور اس کے جسمانی ذہنی تقاضوں اخلاقی اور روحانی تقاضوں کے کمال نشوونما کے سامان عطا کر کے اسے خلیفۃ اللہ اور مظہر خدا وجود بنا دیتا ہے۔

اجرتوں کا مسئلہ

اجرتوں کا مسئلہ اور مزدوروں کے مسائل دور جدید کے مسائل میں سے پیچیدہ اور مشکل ترین مسائل ہیں قرآن کریم کی روشنی میں اس مسئلہ کا حل پیش کرتے ہوئے۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اپنے ساتویں دورہ یورپ میں ہالینڈ میں ڈچ پارلیمنٹ کے پریس روم میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

اس زمانہ کا ایک اہم مسئلہ جو صنعتی انقلاب کی پیداوار ہے لیبر پرابلم (LABOUR PROBLEM) ہے مزدور اپنے حقوق کے لئے سٹرائیکس کرتے ہیں لیکن نہیں جانتے کہ ان کے حقوق کیا ہیں۔ انہیں اپنے حقوق کا علم کیسے ہو جبکہ اس زمانہ کے مادی نظریہ حیات نے بھی لوگوں کی ضروریات اور حقوق کیا ہیں۔ ضروریات اور حقوق کی تعریف نہیں کی اور نہیں بتایا کہ ان کی ضروریات اور حقوق کیا ہیں ضروریات اور حقوق کے عدم علم کی وجہ سے مزدور بالعموم اپنی اجرتوں میں اضافہ کا مطالبہ کرتے ہیں سٹرائیک کی دھمکیوں کے نتیجہ میں تنخواہوں میں اضافہ بھی ہو جاتا ہے لیکن مسئلہ پھر بھی حل نہیں ہوتا اور ان میں بے چینی ہے۔ کہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے ہر فیملی کی ضروریات مختلف ہیں۔ ایک مزدور اکیلا ہے۔ اس کی اجرت میں پچاس گلڈر کا اضافہ ہو جاتا ہے جبکہ ایک مزدور کے تین بچے ہیں اس کی اجرت میں بھی پچاس گلڈر کا اضافہ ہوتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جس مزدور کے تین بچے ہیں اسے اس مزدور کے مقابلہ میں بہت کم فائدہ پہنچتا ہے جو اکیلا ہے۔ ایسی صورت میں بے چینی دور ہو تو کیسے ہو۔ اس کے بالمقابل فائدہ پہنچتا ہے۔ جو اکیلا ہے ایسی صورت میں بے چینی دور ہو تو کیسے ہو۔ اسکے بالمقابل اسلام نے ضرورت سے "حق" پر زور دیا ہے اور بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر انسان کو بعض جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی استعدادیں عطا کی ہیں۔ کسی کو کم کسی کو زیادہ ہر انسان کا یہ حق ہے کہ اُس کی اِن جملہ استعدادوں کی کامل اور بھرپور نشوونما کا پورا پورا انتظام کر دیا جائے تو پھر بے چینی باقی رہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مسئلہ صرف اجرتوں میں اضافہ سے حل نہیں ہوگا بلکہ ہر انسان کی خداداد جسمانی، ذہنی اخلاقی اور روحانی استعدادوں کی نشوونما کے خاطر خواہ انتظام سے ہوگا یہ تو ایک مثال ہے اسلامی تعلیم میں ہر مسئلہ کا حل موجود ہے"

(روزنامہ الفضل ۲۷۔ نومبر ۱۹۸۰ء)

دنیا بھر کی حکومتیں قرآن کریم کے بیان فرمودہ اس حل کی طرف توجہ دیں اور اپنے مسائل کو اس کی روشنی میں حل کرنے کے لئے کوشاں ہوں۔

چودھویں صدی اور پندرھویں صدی ہجری کے بارے میں قرآنی انکشاف

قرآن کریم کی سورۃ تکویر کی آیات کی روشنی میں چودھویں صدی ہجری اور پندرھویں صدی ہجری کے حالات کے بارے میں عظیم انکشافات کو بیان کرتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ۳۶ ویں سالانہ اجتماع کے موقع پر آخری روز مورخہ ۹ نومبر ۱۹۸۰ء اور پہلے روز مورخہ ۷ نومبر ۱۹۸۰ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جو ایمان افروز تاریخی خطاب فرمایا۔ وہ اپنی مثال آپ ہے اور بار بار سننے اور پڑھنے کے لائق ہے آپ نے جو ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ یوں ہے آپ نے فرمایا:۔

چودھویں صدی نے ہمیں دنیا جہان کے خزانے دے دئے پندرھویں صدی میں دنیا جہان کے ان خزانوں کو دنیا میں لٹا کر ہم نے دنیا کو فتح کرنا ہے ہمیں چودھویں صدی نے مہدی دیا ہے۔ جس کے آنے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کی تاثیر سے زندہ خدا کے ساتھ زندہ رشتہ پیدا ہوگیا۔ ہم میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت گاڑ دی اور یہ محبت اس طرح ہمارے دلوں میں گاڑی کہ دنیا کی کوئی طاقت اب ہمارے دلوں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہیں نکال سکتی۔ پندرہویں صدی میں اسلام کا دشمن بت پرست میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ وحدانیت کے علم تلے پناہ لے گا۔ میری روحانی نگاہ دیکھ رہی ہے کہ خود پجاری کے ہاتھ سے بتوں کو توڑ دیا جائے گا۔

"میں اپنی جماعت کو رشیا کے علاقہ میں ریت کی مانند دیکھتا ہوں"

امتِ مسلمہ میں چودھویں صدی میں تکفیر کا بازار گرم رہا یہ سب ختم ہو جائیگا پندرھویں صدی اس کو ختم کر دیگی میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ یہی اللہ کا منشاء ہے کہ فرقہ وارانہ تفریق مٹا دی جائیگی اور پندرھویں صدی میں ساری دنیا امتِ واحدہ بن جائے گی۔ ایک خدا ہوگا۔ ایک رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے اور ایک شریعت ہوگی۔ ایک قرآن ہوگا اور ہر نسل اپنے مسائل کا حل قرآن سے ڈھونڈے گی۔ پندرھویں صدی اسلام کو غالب کرنے کی صدی ہے اس لئے آپ لوگ ہنستے مسکراتے قربانیاں دیتے چلے جائیں۔

(ماخوذ از روزنامہ الفضل مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۸۰ء)

آیت استخلاف کی تشریح

قرآن کریم کی سورۃ نور کی آیت استخلاف کی تفسیر و تشریح کرتے ہوئے حضرت اقدس امام آخر الزمان کے ارشادات اور حدیث رسول ؐ

ثم تکون الخلافۃ علی منہاج النبوۃ

کو پیش نظر رکھتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مسئلہ مجددیت اور مسئلہ خلافت کے بارے میں ایک جدید علم کلام کو پیش فرمایا ہے جو چودھویں صدی کے آخر اور پندرھویں صدی کے آغاز میں ظاہر ہونیوالی آپکی ایک عظیم تجدید دین ہے۔ اس عظیم تجدید دین اور اصلاحی عقیدہ سے آپ نے جماعت احمدیہ کو تا قیامت مذہب کے نام پر رونما ہونے والے فتنوں سے محفوظ کر کے ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے جس کا مختصر ذکر خود حضور کے اپنے الفاظ میں یہ ہے کہ آپ نے مورخہ ۲۳ر جولائی ۱۹۷۸ء کو اپنے قیام انگلستان میں مسجد فضل لنڈن میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت اقدس۔ ناقل) کو حکم اور عدل ٹھہرایا ہے جہاں تک مجدد کے آنے کا سوال ہے دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم میں کہیں بھی مجدد کا لفظ استعمال نہیں فرمایا گیا بلکہ خلافت کا ذکر کیا ہے مجدد کا لفظ حدیث میں آتا ہے۔ وہ بھی اس معنی میں کہ ہر صدی میں ایک یا دو یا کئی لوگ تجدید دین کا کام کریں گے اسلام نے تجدید دین کے لئے کسی ایک شخص پر حصر نہیں کیا بلکہ صفت کا لفظ بول کر اس میں وسعت اور کثرت کا مفہوم پیدا کر دیا ہے قرآن کریم کی رُو سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مثیلِ موسیٰ تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت کے آخر میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام آئے ہیں۔ اور قرآن کریم کی سورہ نور کی آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس طرح امتِ محمدیہ میں خلفاء کا سلسلہ جاری ہوا تھا ویسے ہی امتِ محمدیہ میں بھی جاری ہوگا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ خلفائے بنی اسرائیل نبی بھی ہوتے تھے لیکن امتِ محمدیہ کے خلفاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث:۔

"علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل"

کی رو سے ولایت کے مقام کو حاصل کر سکتے تھے مگر خود نبی نہ ہوتے تھے سوائے مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کے جس کے متعلق حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار دفعہ نبی اللہ... نبی اللہ... نبی اللہ... نبی اللہ فرمایا ہے۔ چنانچہ (حضرت اقدس..... ناقل) کا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ ہزاروں مجددین اور مقربین الٰہی جو اُمتِ محمدیہ میں گذرے ہیں آپ ان میں سے ایک ہیں بلکہ آپ کا دعویٰ یہ ہے کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں تیرہ خلفاء ہوئے اور ان میں تیرھویں خلیفہ خاتم الخلفاء حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے جو نبی اور رسول تھے اسی طرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں بھی تیرہ خلفاء خلفاء ہوئے اور تیرھویں خلیفہ خاتم الخلفاء خود مسیح موعود ہیں جو امتی نبی بھی ہیں اور جس طرح امت موسویہ میں خاتم الخلفاء حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے بعد کوئی مجدد نہیں اور ان کے بعد اُن کی خلافت چلی اُسی طرح امتِ محمدیہ میں خاتم الخلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد بھی نہ کوئی مجدد ہے نہ کوئی امام نہ کوئی مسیح موعود البتہ (حضرت اقدس.....) سے پہلے مقربین الٰہی میں سے کسی کے سپرد یہ کام نہیں ہوا کہ وہ ساری دنیا میں اسلام کی اشاعت کرے اور غلبۂ اسلام کے لئے جانی اور مالی جہاد کرے سیدنا حضرت (اقدس..... ناقل) نے لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۶ میں تحریر فرمایا ہے کہ آپ مجدد صدی بھی ہیں اور مجدد الف آخر بھی یعنی قیامت تک کی جو صدیاں ہیں ان پر بھی آپ کی تجدید دین اور اشاعت اسلام کا کام پھیلا ہوا ہوگا۔ اس لئے آپ نے بڑی وضاحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ آپکے بعد اب کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہی جو آپ کے لئے بطور ظل ہو (یعنی جو آپ کا خلیفہ ہو کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے) لہٰذا آپ سے علیحدہ ہو کر اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں اور رحمتوں کو حاصل کرے گا تو وہ غلطی خوردہ ہے حضرت (اقدس..... ناقل) کو یہ مقام فنا فی الرسول ہونے کی وجہ سے ملا ہے۔ آپ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس درجہ محبت کی اور آپ کی اس رنگ میں پیروی کی کہ آپ کے وجود میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل پرتو جلوہ گر ہوگیا۔ اسی لئے آپ نے فرمایا ہے۔ ؎

اُس نور پہ فدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

مسئلہ ختم نبوت کے بارے میں سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث کا ایک عظیم تجدیدی و اصلاحی کارنامہ

مورخہ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۸۱ء کو سیدنا حضرت اقدس مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کے سالانہ اجتماع کے پہلے روز بعد نماز جمعہ اپنے افتتاحی خطاب میں جماعت احمدیہ کے عقائد بیان کرتے ہوئے مسئلہ ختم نبوت کے بارے میں ایک عظیم تجدیدی و اصلاحی کارنامہ سرانجام دیا ہے جسے بجا طور پر پندرھویں صدی ہجری کے آغاز اور سر پر ہونے والی عظیم تجدید دین کہا جا سکتا ہے۔ اس عظیم تجدید دین اور عظیم اصلاح سے جماعت احمدیہ مبائعین خلافت اور غیر مبائعین اور دیگر عام مسلمانوں کے درمیان جو اس وقت تک ایک پہاڑ کی مانند اختلافی عقیدہ سمجھا جاتا تھا اُسے آپ نے ایک لحاظ سے ختم کر دیا ہے اور اس عظیم اصلاح اور اس عظیم تجدیدی کارنامہ سے آپ نے ملتِ اسلامیہ کی وحدت اور اتحاد کے لئے ایک مضبوط بنیاد قائم فرما دی ہے۔ آیت استخلاف کی رو سے خلافت کی ایک برکت تمکنتِ دین بھی ہے اس عظیم اصلاح کے ذریعہ سے آپ نے تمکنتِ دین متین کے لئے ایک بنیاد قائم فرما دی ہے۔

اس موقع پر یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ مسئلہ ختم نبوت کے بارے میں آپ کی عظیم اصلاح اور اس سے قبل چودھویں صدی ہجری کے آخر میں مسئلہ مجددیت کے بارے میں آپ نے جو عظیم اصلاح فرمائی ہے یہ دونوں عظیم تجدیدی کارنامے چونکہ چودھویں صدی ہجری کے آخر اور پندرھویں صدی ہجری کے سر پر اور آغاز میں سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح کے عہدِ سعادت میں ظہور پذیر ہوئے ہیں۔

اس موقع پر یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ مسئلہ مجددیت اور مسئلہ ختم نبوت کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نافلۂ موعود کے بیان فرمودہ عظیم تجدیدی کارنامے قرآن کریم کی آیت استخلاف حدیث رسول

ثم تکون الخلافۃ علی منہاج النبوۃ.

اور رسالہ الوصیت لیکچر سیالکوٹ و دیگر کتب میں سیدنا حضرت بانی جماعت احمدیہ کے بیان فرمودہ ارشادات کی عین مطابقت میں اُن خوشبودار اور خوشنما گلاب کے پھولوں کی مانند ہیں جو قبل ازیں گلاب کے غنچوں کی مانند تھے جو چودھویں صدی کے آخر اور پندرھویں صدی کے آغاز میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے عہدِ سعادت میں کھلے ہوئے گلاب کے پھولوں کی مانند کھل کر سامنے آگئے! فالحمد للہ علیٰ ذالک

مسئلہ ختم نبوت کے بارے میں آپ کے عظیم تجدیدی کارنامہ اور عظیم اصلاح کی مختصر تفصیل یہ ہے کہ آج تمام مسلمان چاہے وہ کسی فرقہ یا کسی مسلک سے تعلق رکھتے ہوں بالاتفاق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ نبی اللہ انیس سو

سال سے آسمان پر زندہ ہیں سب مسلمان اور عیسائی اس کے دوبارہ آسمان سے نازل ہونے کا بھی عقیدہ رکھتے ہیں اس عقیدہ کی بناء پر سب کے سب مسلمان بالاتفاق گویا ایک نبی کی آمد پر یقین رکھتے ہیں اور اس کے ساتھ یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ نبی اللہ امتی ہو کر تشریف لائیں گے جس کے معنی یہ ہوئے کہ تمام مسلمان بالاتفاق گویا ایک امتی نبی کے آنے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ یہی عقیدہ جماعت احمدیہ کا بھی ہے جس کا اعلان کرتے ہوئے سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث نے مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر افتتاحی خطاب میں جماعت احمدیہ کے عقائد بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی اور آخری رسول ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی اور کوئی رسول نہیں اور سیدنا حضرت اقدس بانی جماعت احمدیہ نبی نہیں بلکہ امتی نبی ہیں۔

اس عظیم تجدید دین اور اصلاحی عقیدہ کا اعلان کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے سیدنا حضرت اقدس ..... (جن پر ہزاروں ہزار بار سلامتی اور رحمت نازل ہو) کا ایک حوالہ اپنے افتتاحی خطاب میں پیش فرمایا جو یہ ہے کہ :-

"اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے اور براہ راست بغیر استفاضہ کسی نبی سابق کے خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے ہوشیار رہنا چاہیئے کہ اس جگہ بھی یہی معنی نہ سمجھ لیں کیونکہ ہماری کتاب بجز قرآن کریم کے نہیں اور ہمارا رسول بجز محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہے اور ہمارا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں ہے اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور قرآن شریف خاتم الکتب ہے"

(مکتوب حضرت بانی جماعت احمدیہ مورخہ ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء مندرجہ الحکم جلد ۳ صفحہ ۲۹ ۱۸۹۹ء)

اس واضح حوالہ کو پیش کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا کہ اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کی جو چار خصوصیات بیان کی گئی ہیں وہ چونکہ سیدنا حضرت اقدس میں نہیں پائی جاتیں لہٰذا اسلام کی اس اصطلاح کی رو سے سیدنا حضرت اقدس نبی اور رسول نہیں بلکہ امتی نبی ہیں جس کے معنی صرف یہ ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بکثرت مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ پر بکثرت مطلع ہونے کا شرف عطا فرمایا ہے اور آپ کو یہ نعمت اپنے نبی متبوع حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ کی سچی اتباع کامل پیروی، بے نظیر عشق رسولؐ، فنا فی الرسولؐ اور انعکاس کاملہ کی برکت سے حاصل ہوئی ہے جس کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس نے خود تحریر فرمایا ہے :-

"یہ کہنا کہ نبوت کا دعویٰ کیا کس قدر جہالت کس قدر حماقت اور کس قدر حق سے خروج ہے اے نادانو! میری مراد نبوت سے یہ نہیں کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے مکالمہ مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بحکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔

ولکل ان یصطلح"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

سیدنا حضرت اقدس..... کے اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے کہ مسئلہ ختم نبوت کے بارے میں جماعت احمدیہ مبائعین خلافت اور غیر مبائعین اور دیگر عام مسلمانوں کے نزدیک محض ایک لفظی نزاع ہے یا محض تعین شخصی کا اختلاف ہے اور سیدنا حضرت اقدس ..... نے جس قسم کی نبوت کا دعویٰ فرمایا ہے اس سے مراد صرف کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ امور غیبیہ پر کثرت سے اطلاع پانا ہے اور یہ نعمت آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی اور کامل اتباع کی برکت سے ہی حاصل ہوئی ہے جیسا کہ آپ نے خود تحریر فرمایا ہے :-

"یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا ہے اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ نہ پاتا۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے عظیم روحانی فرزند جلیل کا عالی مقام

مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے افتتاحی اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عظیم روحانی فرزند جلیل سیدنا حضرت اقدس بانی جماعت احمدیہ کے عالی مقام کی وضاحت کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے پہلے انبیاء کی پیروی سے بڑھ کر روحانی انعامات ملتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افاضۂ روحانی کے لحاظ سے تمام انبیاء سے بڑھ کر تا قیامت زندہ نبی اور زندہ رسول ہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ آپ کی سچی پیروی اور کامل متابعت سے امت محمدیہ میں جہاں ہزارہا اولیاء، اقطاب اور ابدال پیدا ہوئے (جن کا مقام حدیث رسولؐ کے مطابق انبیاء بنی اسرائیل کی مانند تھا مگر وہ خود نبی نہ تھے) وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کامل اتباع اور انعکاس کاملہ کی برکت سے ایک وجود وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی اور وہ امتی نبی امت محمدیہ میں صرف ایک ہی وجود ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سلام کہلوایا اور جسے مسلم کی حدیث میں چار دفعہ نبی اللہ۔ نبی اللہ۔ نبی اللہ۔ نبی اللہ کہہ کر پکارا ہے جس کا مقام تمام اولیاء امت سے بڑھ کر امتی نبی کا مقام ہے اور آپ کو یہ عالی مقام اس لئے ملا ہے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عکس کامل ہیں اور فنا فی الرسول بے نظیر عشق رسول اور متابعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں بیٹھے ہیں۔ آپ نے تمام اولیاء امت سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت تعلیمات اور فیوض روحانی کو اکناف عالم تک پہنچایا ہے اور آپ نے سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عالی روحانی مقام آپ کے محاسن، آپ کے محامد اور کمالات کو بے نظیر رنگ میں بیان فرمایا ہے۔

اس بناء پر وہ خدا جو آپ کے دل کی گہرائیوں میں بے نظیر عشق رسولؐ اور خدمت دین متین کے جذبات کو سب سے زیادہ جانتا ہے آپ کو سب سے بڑھ کر "امتی نبی" کا مقام عطا فرمایا ہے اور تمام ادیان پر غلبۂ اسلام کا عظیم آپ کے سپرد کیا ہے اور آپ کو نہ صرف چودھویں صدی کا مجدد بلکہ الف آخر یعنی اس آخری ہزار کے لئے بھی مجدد بنا کر مبعوث فرمایا ہے جس کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس نے خود تحریر فرمایا ہے :-

"قرآن شریف سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر آخر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے اور ہدایت اور گمراہی کے لئے ہزار ہزار سال مقرر کئے ہیں ... اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں اور چونکہ یہ آخری ہزار ہے اس لئے ضرور تھا کہ امام آخر الزمان اس کے سر پر پیدا ہو اور اس کے بعد نہ کوئی امام ہے اور نہ کوئی مسیح مگر وہی جو اس کے لئے بطور ظل کے ہو کیونکہ اس ہزار میں دنیا کا خاتمہ ہے اور یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدد صدی بھی ہے اور مجدد الف آخر بھی۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۶-۷)

مسلمان کی تعریف

قرآن کریم کی آیت :-

هو سمّٰکم المسلمین

(سورہ حج آیت ۷۹)

کی تشریح و تفسیر میں آزاد کشمیر اسمبلی کی ۲۹ اپریل ۱۹۷۳ء کی ایک قرارداد پر تبصرہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا ہے :-

"بات دراصل یہ ہے دوست اسے اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ ایک مومن کو اپنے ایمان کے لئے سیاست کی سند یا ظاہری علم دینی کے فتویٰ کی ضرورت نہیں ہے اگر کسی شخص کو یہ خیال ہو کہ اس کے مسلمان بننے یا رہنے کے لئے کسی بادشاہ کی سند یا کسی بڑے مفتی کے فتویٰ کی ضرورت ہے تو میرے نزدیک اس کا ایمان ایمان نہیں ہے۔ اگر فتوے کی ضرورت نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے تو پھر یہ فتوے ایک لایعنی چیز ہیں پس کسی کے مسلمان ہونے یا نہ ہونے کے متعلق فتویٰ دینا انسان کا کام ہی نہیں ہے۔"

(روزنامہ الفضل ۱۳ مئی ۱۹۷۳ء)

مزید آپ نے فرمایا :-

"امت محمدیہ سوا تیرہ سو سال سے متفقہ طور پر ایک نظریہ کو رد کرتی ہوئی یہ کہتی چلی آرہی ہے کہ حکومت وقت مفتی وقت کے ساتھ مل کر بھی کسی پر فتویٰ لگا دے تو اس کو رد کر دینا چاہیئے۔ بغیر قانون کی توثیق LEGAL SANCTION کے بغیر قانون کے سہارے کچھ نہیں ہو سکتا اور ایسا طے کرنا عدلیہ کا کام ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ اگر کسی راہ چلتے کو ہم چور کہہ دیں تو وہ ہمارے کہنے سے جیل میں نہیں چلا جاتا بلکہ اسے مجرم قرار دینے کے لئے جج کا اسے چور کہنا ضروری یا کسی عام آدمی کے کسی راہ گیر کو قاتل کہہ دینے سے اسے پھانسی نہیں دی جا سکتی اس کے لئے عدالت کا فیصلہ ضروری ہے یہ نظریہ امت محمدیہ کا متفقہ نظریہ ہے اس کی مثال بیان کرتے کرتے ہوئے حضور نے واقعہ کربلا میں شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ جب یزید بن معاویہ نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تو اس نے گورنر عبداللہ بن زیاد کو اس پر مامور کیا جو کہ کوفہ کا گورنر تھا اس نے مفتی وقت قاضی شریح کو طلب کیا اور اس سے حسین علیہ السلام کے واجب القتل ہونے کا فتویٰ طلب کیا۔ قاضی نے انکار کیا۔ ابن زیاد نے رات کو اس کے گھر میں سونے کی چند تھیلیاں بھجوا دیں۔ صبح قاضی شریح نے کہا میں نے رات اس پر بہت غور کیا اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ حسین دین سے خارج اور واجب القتل ہے یہ کہہ کر اس نے قلم اٹھایا اور فتویٰ دیا کہ میرے نزدیک یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ حسین بن علی (علیہ السلام) دین سے خارج اور واجب القتل ہے۔ حضور نے فرمایا کہ امت محمدیہ آج تک اس نظریہ کو رد کرتی چلی آرہی ہے اور مسلمانوں کا ایک بڑا حصہ آج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تک اس نظریہ پر غیظ و غضب سے تلملا رہا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ بادشاہ وقت یزید بن معاویہ گورنر ابن زیاد اور مفتی وقت قاضی شریح تینوں تابعین میں سے تھے۔ قاضی کو حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ نے قاضی مقرر کیا تھا۔ لیکن تینوں کے مرتبے کو امتِ محمدیہ نے ٹھکرا دیا اور آج تک نفرت سے اس عقیدے کو ٹھکراتی چلی آ رہی ہے حضور نے فرمایا اُس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام نرا فلسفہ نہیں، یہ مذہب اور دین ہے کسی کے ہاتھ کی بنائی ہوئی سوسائٹی نہیں۔ اسلام زبانی وردوں کا نام نہیں۔ یہ دل کی حقیقتوں کا نام ہے"

(روزنامہ الفضل ۲۲ نومبر ۱۹۸۰ء)

قرآن کریم کی آیت :-

هو سمّٰكم المسلمين

کی تشریح و تفسیر میں حضور نے اپنی وفات سے ۲۵ دن قبل مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۸۲ء کو خطبہ میں فرمایا :-

"اللہ تعالیٰ نے جن مومنوں کو مومنون حقاً قرار دیا ہے اُن کی یہ علامت بتائی ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنا قرب عطا فرماتا ہے اور ثمراتِ اسلام سے انہیں نوازتا ہے جنہیں خدا تعالیٰ کا قرب نصیب ہو اور جنہیں ثمراتِ اسلام سے نوازنے کے لئے چن لے کوئی ایک طاقت تو کجا دنیا کی ساری طاقتیں مل کر بھی انہیں ثمراتِ اسلام سے محروم نہیں کر سکتیں ..... اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے نتیجہ میں ہمیں کثرت سے ثمراتِ اسلام مل رہے ہیں ہم پر واجب ہے کہ ہم اپنی زبان اور اپنے عمل سے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں ... ناشکرے نہ بنیں۔ دنیا کے گند میں نہ پھنسیں بلکہ پاکیزگی اور طہارت میں ترقی کریں اگر ہم ایسا کریں گے تو خدا تعالیٰ ہم پر رحم کرتا چلا جائے

وہ ہمیں ثمراتِ اسلام سے نوازتا اور فائز المرام کرتا چلا جائے گا۔ حضور نے فرمایا ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری زندگیوں میں ہی اسلام ساری دنیا میں غالب آ جائے اور اس کے نتیجہ میں روئے زمین کا ہر انسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والا بن جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں کہ وہ ہمیں اس عظیم مقصد میں کامیاب کرے اور ہمیں اپنے فضلوں کا وارث بناتا چلا جائے آمین

(روزنامہ الفضل مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۸۲ء)

ایجنٹ حضرات کیلئے ضروری اعلان

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں حسب سابق اخبار الفضل شائع ہوتا رہے گا تاکہ جو احباب جلسہ سالانہ میں شامل نہ ہو سکیں انہیں جلسہ کی روئیداد سے اطلاع ہوتی رہے الفضل کے جملہ ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جگہ الفضل کی بروقت تقسیم کرتے رہیں جن ایجنٹ صاحبان نے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے آنا ہو وہ اپنے شہر میں اخبار کی تقسیم کا انتظام کر کے آئیں۔ امید ہے کہ جملہ ایجنٹ صاحبان اس بارے میں پورا پورا تعاون کریں گے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

خریدارانِ مصباح کے لئے ضروری اطلاع

ماہنامہ مصباح کا جو ضخیم باتصویر خاص نمبر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں شائع ہو رہا ہے۔ وہ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے آخری مراحل میں ہے۔ یہ انشاء اللہ بہت سے نہایت اہم اور قیمتی مضامین اور رنگین تصاویر کا مرقع ہوگا۔ یہ ماہ دسمبر ۱۹۸۲ء اور جنوری ۱۹۸۳ء کا پرچہ شمار ہوگا۔ سردست پوسٹ نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ جلسہ سالانہ پر خریداروں کو دستی دے دیا جائے گا۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ تمام خریدار بہنیں اپنا ایڈریس اور خریداری نمبر ضرور ہمراہ لائیں۔ اس کے بغیر پرچہ نہیں مل سکے گا۔ امید ہے کہ تمام خریداران اسکی تعمیل کر کے ممنون فرمائیں گے۔

(مینیجر ماہنامہ مصباح ربوہ)

امراء و صدر صاحبان توجہ فرمائیں

امراء صاحبان و صدر صاحبان کو بحضور اعلیٰ اللہ کی بابت فہرستیں برائے تصدیق بھجوائی گئی تھیں۔ ان کی بابت بہت کم رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ آپ فوری طور پر مطلوبہ رپورٹ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ تاکید ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

قواعد صدر ضلع لجنات اماء اللہ پاکستان

مرسلہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ (پاکستان)

۱:۔ صدر ضلع کو صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نامزد کریں گی۔

۲:۔ صدر ضلع کو اپنے اپنے دائرہ میں درج ذیل امور سرانجام دینے ہوں گے۔

و:۔ ضلع کی تمام مجالس کا جائزہ لے کر مرکزی لائحہ عمل کے مطابق اُن کی راہ نمائی اور نگرانی کرے۔

ب:۔ مجالس کے کام کے بارہ میں مرکز کو آگاہ کرتے ہوئے مفید مشورے بھجوائے۔

ج:۔ نئی مجالس قائم کرے۔

د:۔ مشکلات و مسائل کا حل سوچ کر ماتحت عہدہ داران کی راہ نمائی کرے۔

ہ:۔ جملہ مجالس میں باہمی ربط پیدا کرے۔

۳:۔ ضلعی صدر مقامی صدر کے کسی کام میں دخل نہیں دے گی۔ مقامی صدر اپنے کام کے پورے اختیارات رکھتی ہے۔ ضلعی صدر کی صرف نگرانی ہے اگر کہیں کوئی ایسا کام دیکھے جو نظام جماعت اور نظام لجنہ کے خلاف ہے تو اسے تنبیہ کرے اور اگر اصلاح نہ ہو تو پھر مرکزی لجنہ کو رپورٹ کرے۔

۴:۔ کسی ایسے چندہ کو جس کی مرکز کی طرف سے اجازت نہیں جمع کرنے کی۔ نہ مقامی صدر کو اجازت ہے نہ ضلعی صدر کو۔ ضلعی صدر کو ہر تین ماہ بعد کل ضلع کے مجموعی چندہ کا پانچ فیصد خرچ کے لئے ملا کریگا اور اس کا حساب اسے دینا ہوگا۔

۵:۔ کسی ہنگامی کام کے لئے اگر چندہ لینا ہو تو مرکز سے اجازت لینی ضروری ہے

۶:۔ شہر کی لجنہ کے پروگرام بنانا اس شہر کی صدر اور مجلس عاملہ کا کام ہے ضلع کی صدر کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ ضلع کی لجنہ کے سپرد تو اس ضلع کی لجنات کی سستی دور کرنا۔ انہیں بیدار کرنا۔ مرکزی تحریکات ان تک پہنچانا۔ ان پر عمل کروانا۔ اس امر کی نگرانی کرنا کہ سب لجنات رپورٹ بھجواتی ہیں اور چندہ دیتی ہیں یا نہیں۔

۷:۔ صدر ضلع حالات کے لحاظ سے اگر ضروری سمجھے تو ماتحت عہدہ داروں کی معطلی یا معزولی کی صدر لجنہ مرکزیہ کے پاس سفارش کر سکتی ہے۔

۸:۔ صدر ضلع کو اختیار ہوگا کہ اپنے نامزد کردہ عہدہ داروں کو معطل یا معزول کرے تعطل کی صورت میں اس کی اطلاع اور اس کی معزولی کی صورت میں اس کی منظوری صدر لجنہ مرکزیہ سے حاصل کرنا ضروری ہوگی۔

۹:۔ صدر ضلع اس امر کی نگرانی کرے کہ اس کے ضلع میں تمام مجالس کی صدروں کے انتخابات بروقت مکمل ہو جائیں۔ ہر تین سال بعد اور قوانین کے مطابق۔ بصورت دیگر ان کی تکمیل کے لئے فوری اقدامات عمل میں لائے جائیں۔

۱۰:۔ صدر ضلع اگر اپنے علاقے سے ۱۵ دن کے لئے باہر جائے تو خود اپنا قائمقام مقرر کر سکتی ہے۔ زائد عرصہ کی صورت میں مرکز کو اطلاع دے کر اپنی قائمقام کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہوگی۔

۱۱:۔ صدر ضلع کو اختیار ہوگا کہ وہ جب اور جس مجلس کا چاہے معائنہ کرے اور اگر مناسب سمجھے تو اپنے ریمارکس مجلس کے رجسٹر پر درج کر کے ان کی نقل مرکز میں بھجوا دے۔

۱۲:۔ ضرورت پڑنے پر ضلع کی عہدہ داران کا اجلاس منعقد کر سکتی ہے۔

۱۳:۔ ضلعی امور سے متعلق عہدہ داران کی کثرت رائے کو رد کر سکتی ہے۔ لیکن اگر عہدہ داران کوئی مطالبہ کریں تو اس صورت میں پندرہ دن کے اندر اندر صدر لجنہ مرکزیہ کو اس امر کی اطلاع کرنا ضروری ہوگی۔

۱۴:۔ صدر ضلع ہر ماہ اپنے کام کی رپورٹ دفتر لجنہ مرکزیہ میں بھجوانے کی ذمہ دار ہوگی۔

ٹکٹ حلقہ خاص و سٹیج جلسہ سالانہ مستورات

تمام لجنات اور مستورات اور ٹکٹ حلقہ خاص و سٹیج کے لئے درخواستیں بھجوانے والی اس بات کو نوٹ کریں کہ صرف ان درخواستوں پر غور ہوگا جن میں درخواست دینے والی کا نام پورا مع پتہ اور ٹکٹ لینے کی وجہ درج ہوگی۔ نامکمل پتہ لکھنے والی اور صرف اتنا لکھ دینے پر کہ تین چار ٹکٹ بھجوا دیں ٹکٹ نہیں دیا جائے گا۔ اور صدر کی تصدیق ہوگی۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

مکرم ناظم صاحب تجنید خدام الاحمدیہ! کیا آپ نے سال ۸۳-۸۲ کیلئے مکمل تجنید قائد صاحب کے ذریعہ مرکز کو روانہ کر دی ہے؟

مہتمم تجنید
خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسبِ سابق امسال بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہنامہ خالد ربوہ کا جنوری ۱۹۸۳ء کا شمارہ سالانہ نمبر ہوگا

منیجر خالد ربوہ

درد اور پیٹ کی خرابی کے لئے

نظام چورن

دواخانہ حکیم نظام جان پوسٹ بکس ۲۴۲
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۳۹۹۷
اقصیٰ چوک ربوہ

خالص شہد

ملنے کا پتہ:
دارالعلاج رحمت بازار ربوہ

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا

ہاضمون گھر کا ڈاکٹر پیٹ کے لئے

تمام بیماریوں کیلئے

نصرت دواخانہ
بالمقابل ایوان محمود گولبازار ربوہ

ضرورت منشی

ہمیں اپنی زمین واقع پنڈی بھٹیاں کے لئے ایک تجربہ کار اور محنتی منشی کی ضرورت ہے۔
خواہشمند احباب اپنے پریذیڈنٹ صاحب حلقہ کی تصدیق کیساتھ دفتر P.I.A گولبازار میں ملیں۔

مرزا مجیب احمد
احمد برادرز P.I.A GSA ربوہ

آنکھوں کی ہر بیماری کیلئے مفید ہے۔

سرمہ طفیل نظر کو تیز کرتا ہے

قیمت ۲ روپے۔ کے ساتھ ساتھ کامیاب دوا عورتوں کے لئے خوشخبری۔

پیٹرولیکوریا

ملیریا شافی۔ عرق نور پیٹ کی ہر بیماری کیلئے مفید ہے

حکیم محمد طفیل سابق صدر طبیہ کمیٹی جوہی رجسٹرڈ نمبر H-۴۵۹
حال معرفت کوثر کلاتھ ہاؤس ہاجرہ مارکیٹ گولبازار ربوہ

کلر فوٹوز

کلر فوٹوز بنوائیے اور اسی وقت لے جائیے۔
شادی بیاہ اور دیگر تقریبات پر کلر اور بلیک اینڈ وائٹ البم تیار لیں۔
معیاری تصاویر کے لئے

میموریل فوٹو سروس گولبازار ربوہ فون ۵۳۱

اہل ربوہ کے لئے

خوشخبری

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں مورخہ ۱۸/۱۲/۸۲ سے شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے لئے شامیانہ کرسیاں۔ برتن۔ چھولداریاں اور دیگر دعوتی سامان خصوصی رعایت پر حاصل کریں۔

احمد
سائیکل ورکس دارالرحمت وسطی
نزد چکی ابراہیم

سفید موتیا کورس

CATARACT COURSE

1. Cataract Cure — کیٹریکٹ کیور
2. Cataract Tabs — کیٹریکٹ ٹیبلٹس
3. Cataract Drops — کیٹریکٹ ڈراپس
4. Cataract Powders — کیٹریکٹ پاؤڈرز

چھ ماہ کا کورس ۲۵۰/- روپے، چالیس روزہ ۶۰/- روپے

ناخونہ کورس Pterygium Course ۴۰ روزہ ۶۰/-

آنکھوں کی امراض کیلئے مندرجہ ذیل کیورز دستیاب ہیں

Eyes Cure — سوزش چشم۔ سپرنگ کٹار۔
Eyes Injuries Cure — آنکھوں کی چوٹ
Eyesight Cure — نظر کی کمزوری
Eye Ulcer Cure — آنکھ کا پھولا۔ زخم۔ السر
Foggy Eyesight Cure — نظر کا دھندلا پن
Glaucoma Cure — کالے موتیا کا خطرہ
Myopia Cure — دور کی نظر کمزور
Reading Diplopia Cure — پڑھنے میں دوہرے حروف
Reading Eyesight Cure — پڑھنے میں نظر کی کمزوری

۱۵/- روپے فی کورس۔ ڈاک سے ۱۵/- روپے زائد۔
کیورز کی مکمل فہرست اور آئیز کیور گائیڈ مفت۔

لاہور آئیز کیور سنٹر: مبشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال
لاہور آئیز کیور سنٹر: بزی بی کمیٹ کمرشل بلڈنگ مال روڈ
لاہور آئیز کیور سنٹر: افضل میڈیکل سٹور ملتان چونگی تیم خانہ
جھنگ آئیز کیور سنٹر: زرتاج کلینک کورٹ روڈ صدر
فیصل آباد آئیز کیور سنٹر: شاہ میڈیکو آپٹیکو کچہری بازار
سرگودھا آئیز کیور سنٹر: مشہور جنیوئی دواخانہ کچہری بازار
شیخوپورہ آئیز کیور سنٹر: لاثانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ

Eye Cure Centre — ہر شہر اور علاقہ میں آئی کیور سنٹر قائم کرنے کیلئے دلچسپی رکھنے والی باحیثیت پارٹیاں ہیڈ آفس سے براہ راست رابطہ قائم کریں۔

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون

کلیئرنس سیل

درج ذیل اشیاء کی کلیئرنس سیل جاری ہے اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں۔
کھیلوں کا سامان ہر قسم۔ الیکٹرک پنکھے۔ ایئر روم کولرز۔ واشنگ مشین نہایت اعلیٰ۔
نیز ٹریک سوٹ جیکٹس۔ اوور کوٹ۔
ورانڈیاں اور برساتیاں وغیرہ

مون سپورٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
چوک یادگار حضرت اماں جان۔ نزد دارالضیافت ربوہ

قیمت ایک ماہ دوائی ۱۰/-

اکسیر بلین گولیاں

بڑھاپے میں تمام اعصابی کمزوریوں سے نجات کیلئے

ساجد دواخانہ۔ ربوہ

زنگین فلموں کی ڈویلپنگ پرنٹنگ اور کیمرہ کی خرید و فروخت کیلئے

نوید آرٹ سٹوڈیو
ریلوے روڈ۔ ربوہ

شیخ ممتاز رسول ٹمبر مرچنٹس ربوہ

فیکٹری ایریا۔ بالمقابل ریلوے کراسنگ
ہر قسم کی عمارتی لکڑی۔ دیار۔ کیل۔ پرٹل۔
بازار سے بارعایت۔ آرڈر پر دروازے۔ کھڑکیاں الماریاں ماہر کاریگروں سے تیار کروا کر مہیا کئے جا سکتے ہیں
میٹریل۔ کاریگری کے معیار اور قیمت کے بارے میں ہم پر اعتماد کیجئے

شیخ ممتاز رسول

مخلوق خدا کی خدمت

ہمارا نصب العین ہے۔ نئے اور پرانے پیچیدہ امراض۔ بچوں کی بیماریاں۔ عورتوں کی پوشیدہ امراض۔ نوجوانوں کو کمزور کرنیوالی بیماریاں اور مردانہ خاص امراض کے جرمن ادویات سے کامیاب سائنٹفک علاج کیلئے تشریف لائیں۔
یا مفصل علامات لکھ کر بذریعہ ڈاک دوا طلب فرمائیں

HOMEOPATHIC DR. S.A. REHMAN R.M.P

شاہ ہومیو پیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

شکوہ پارک ربوہ

ہاؤسنگ سکیم
- ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ
- پختہ سڑکیں آخری مرحلہ میں
- ہر قسم کے جھگڑے سے پاک

احباب فائدہ اٹھائیں

پروپرائیٹر:- حاجی عبدالسمیع باسط منزل دارالرحمت شرقی ب ربوہ فون گھر ۴۱۶ فون ۶۱۴

سیل شروع ہے

مومن اسٹیٹس گولبازار ربوہ فون ۵۱۷

صدیق اسٹیٹس مسجد اقصیٰ چوک فون ۶۴۰

علی اسٹیٹس مسجد اقصیٰ چوک فون ۶۶۴

املاک کنسرن پراپرٹی ڈیلر اینڈ جنرل بزنس ریلوے روڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریب شادی

برادرم مکرم ظفر احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ابن مکرم محمد خان صاحب (مرحوم) آف ٹھٹھہ ضلع سرگودھا کی تقریب شادی مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۸۲ء کو عمل میں آئی۔ جبکہ بارات ٹھٹھہ سے بذریعہ ویگن دارالبرکات ربوہ پہنچی جہاں محترم ملک سیف الرحمان صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ و مفتی سلسلہ احمدیہ نے برادرم موصوف کے نکاح کا اعلان فرمایا جو محترمہ محمودہ ظفر صاحب بنت مکرم غلام رسول صاحب آف گوکھوال ضلع فیصل آباد سے مبلغ ۲۰۰۰/- روپے حق مہر پر طے پایا تھا۔ اسی روز شام تین بجے تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور اگلے روز محترم ظفر صاحب کے تایا جان محترم ڈاکٹر فضل احمد خان صاحب نے ٹھٹھہ میں اپنے مکان پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین

(عبدالمجیب، مربی سلسلہ احمدیہ شورکوٹ ضلع جھنگ)

احمدیہ بک ڈپو (ایک قومی ادارہ)

جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب احمدیہ بک ڈپو سے سلسلہ کا لٹریچر خریدیں

جیسا کہ احباب کو علم ہے پچھلے سال جلسہ سالانہ سے احمدیہ بک ڈپو کام کر رہا ہے۔ اس کے قیام کی غرض یہ ہے کہ بیرونِ پاکستان اور پاکستان بھر سے آنے والے دوست اپنا قیمتی وقت ضائع کئے بغیر ایک ہی جگہ سے اپنا مطلوبہ لٹریچر مقررہ قیمت پر حاصل کر سکیں اور ان کو کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔

احباب کی سہولت کے لئے احمدیہ بک ڈپو میں یہ انتظام کیا گیا ہے کہ سلسلہ کی شائع کردہ موجود کتابیں یہاں جمع کر دی جائیں اور دوست ایک ہی جگہ سے کتب حاصل کر لیں اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ جلسہ سالانہ پر کتب خریدنے کے لئے احمدیہ بک ڈپو میں ہی تشریف لائیں اور قومی ادارہ کو خدمت کا موقع دیں۔

(ناظم احمدیہ بک ڈپو)

جلسہ سالانہ پر ڈاکٹروں کی ضرورت

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فضل عمر ہسپتال میں اور زنانہ اور مردانہ قیامگاہوں میں طبی امداد کے لئے ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز اور ڈسپنسرز کی ضرورت ہے۔ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کے توسط سے اپنی خدمات اس غرض کے لئے پیش کر کے ممنون فرمائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

اہالیانِ ربوہ اپنے گھروں اور انکے ماحول کی صفائی کی طرف توجہ دیں!

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ اکتوبر ۸۲ء میں ارشاد فرمایا ہے:-

"مہمانوں کے لیے اپنے گھروں کو خوب سجا دیں۔ جب آپ کے مہمان آتے ہیں تو آپ اپنے گھروں کو خوب سجاتے ہیں۔ اللہ کے مہمان آئیں گے تو کیا آپ اپنے گھروں کو نہیں سجائیں گے۔ کیا آپ اپنی گلیوں کو صاف نہیں کریں گے۔ کیا خدا کی خاطر آپ یہ خیال نہیں رکھیں گے کہ ربوہ کے بعض محلوں میں رات کو چلتے ہوئے گندی نالیوں میں بھی پاؤں پڑ جاتے گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ ان سے بدبوئیں بھی اٹھتی ہیں۔ پس جب آپ اپنے مہمانوں کی خاطر اپنے گھروں کی صفائی کرتے ہیں تو اب تو خدا کے مہمان آنے والے ہیں اس لیے اپنے گھروں کی بھی صفائی کریں۔ اپنی گلیوں کی بھی صفائی کریں ان ڈھیروں کو بھی دور کرنے کی کوشش کریں جو بدبو پھیلاتے ہیں اور اس سلسلہ میں جماعت کی جتنی بھی تنظیمیں ہیں وہ ساری تیزی کے ساتھ عملی توجہ شروع کر دیں۔ یعنی سکیمیں بھی بنائیں اور پھر ان کو عمل میں ڈھالیں۔ انصار اللہ۔ لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ یہ ساری تنظیمیں کام کریں اور جلسہ سالانہ کا نظام اسکی عمومی نگرانی کرے۔"

(افسر جلسہ سالانہ)

ماہنامہ: تشحیذ الاذہان ربوہ

کے سالانہ چندہ میں اضافہ زیر غور ہے

خریداران و ایجنٹ صاحبان کی آگاہی کے لیے اعلان ہے کہ ماہنامہ تشحیذ الاذہان چند سالوں میں خسارے میں جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ موجودہ گرانی اور آفسٹ کتابت و طباعت وغیرہ کے اخراجات کو تشحیذ الاذہان کے سالانہ چندہ پندرہ روپے سالانہ سے پورا کرنا ممکن نہیں رہا۔

ہم یہ رسالہ صرف اپنے بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کے لیے شائع کر رہے ہیں۔ اس لیے کئی سال سے خسارے اور مالی تنگی کے باعث بھی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اس کے اخراجات کو پورا کر رہی ہے اور اب جب اس کے اخراجات کو پورا کرنا اور موجودہ معیار کو برقرار رکھنا مشکل ہو چکا ہے اور سالہا سال کے اخراجات کی زیادتی اور آمد کی کمی کے باعث قرض کا بوجھ بہت بڑھ چکا ہے تو مجبوراً محترم صدر صاحب کی منظوری سے قائدین مجالس قائدین اضلاع و علاقہ۔ خریداران و ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں ان کی آگاہی کے لیے یہ معاملہ پیش ہے کہ اس رسالہ کی قیمت کے اضافہ کے بارے میں اپنی رائے سے مطلع فرمائیں۔ (مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

ہنستے مسکراتے بچے گھروں کی رونق ہوتے ہیں
بفضلِ خدا
نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد، مرگی
اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کا تسلی بخش علاج
اکسیر اٹھرا (گھر کا چراغ)
شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ

برائے فروخت
ایک عدد مرسیڈیز بینز ۲۰۰ ماڈل ۱۹۷۲ء لیفٹ ہینڈ ڈرائیو، ایئر کنڈیشنڈ بہت عمدہ حالت میں برائے فروخت موجود ہے
خواہشمند احباب پتہ ذیل پر رجوع فرمائیں۔
مرزا مجیب احمد
احمد برادرز P.I.A GSA
ربوہ

تبادلہ جائیداد
میرے تین عدد پلاٹ جن میں سے دو پلاٹ کا رقبہ ۹/۹ مرلے ہے اور ایک پلاٹ کا رقبہ ۱۶ مرلے ہے۔ الحمرا ٹاؤن لاہور میں واقعہ ہیں۔
اگر کوئی احمدی دوست میرے ساتھ پلاٹوں کا تبادلہ کرنا چاہے تو مجھے ان پلاٹوں کے بدلے جگہ ربوہ میں دیدے۔ ساتھ پیسوں کا لین دین بھی ہو سکتا ہے۔ تو میرے ساتھ رابطہ قائم کریں
شکریہ:- راجہ احمد خان مکان نمبر ۳۷
دارالرحمت غربی ربوہ فون ۵۷۷

آپ کو
برکتوں اور رحمتوں سے معمور
جلسہ سالانہ
مبارک ہو
مشہور دواخانہ

بے اولاد نرینہ اولاد سے محروم دکھی عورتوں کے لیے پُر امید واحد علاجگاہ
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
زیر نگرانی حکیم انوار احمد جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ اقصیٰ چوک ربوہ
پوسٹ بکس نمبر ۲۲۲
فون: ۷۳۹۹۷